Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۳ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۶ مئی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۱۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں

اس لئے چاہیئے کہ تم مخالفین کیلئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اُن کو بھی ہدایت دے

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آجکل اس توبہ میں بڑی بڑی مُشکلات ہیں۔ اب یہاں سے جا کر تم کو بہت کچھ سُننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم، کافر، دجال وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ تم ان کے لئے دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ اُن کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو اُمید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے تم بھی اُن سے مُنہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِّ نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کُنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۳۰۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت پہلے کی نسبت تو اچھی ہے لیکن اب بھی شام کو گرمی کے زیرِ اثر خون کے [illegible] کے باعث [illegible]

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، حضور کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ بہ تمام و کمال پورے فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل علالتِ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ صٓ کی ابتدائی آیات اور سورۃ المومن کی آیت ۷۶ کی تفسیر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت ہونے کی حیثیت میں ان کے ایک نہایت اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا مامورین الٰہی کے ماننے والوں کا یہ ایک بنیادی فرض ہوتا ہے کہ انہیں مُنکرین و مخالفین حق کی طرف سے جو دُکھ یا اذیتیں پہنچیں ان پر نہ صرف یہ کہ وہ غصہ میں نہ آئیں اور صبر سے کام لیں بلکہ ان کی اصلاح اور ہدایت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ ان کا کام غصہ میں آنے کی بجائے ان کے لئے مسلسل دعائیں کرنا ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت منکرین و مخالفین کے ساتھ کس وقت صفتِ وھّاب کے مطابق سلوک کرے اور کس مناسب وقت پر اپنی صفت عزیز کا جلوہ دکھائے۔ حضور نے راہِ حق میں پیش آنیوالی تکالیف پر کسی حال میں بھی غصہ میں نہ آنے اور ایذا دینے والوں کے لئے مسلسل دعائیں کرتے اور کرتے چلے جانے کی نہایت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی۔

آخر میں حضور نے گرمی کے زیرِ اثر خون میں شکر کی زیادتی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا گو انگریزی ادویہ استعمال کئے بغیر اس ہفتہ خون میں شکر میں کمی ہوئی ہے تاہم بیماری کے طور پر خون میں شکر ابھی چل رہی ہے اس لئے احبابِ جماعت شفائے کامل و عاجل اور کام کی توفیق ملتی چلی جانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ ہجرت محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی حسبِ ذیل رپورٹ لاہور سے موصول ہوئی ہے:-

"نواب صاحب کو گھبراہٹ اور بےچینی کی تکلیف بہت زیادہ ہے اس کے لئے ان کو دوا دی جا رہی ہے جس سے اب کافی افاقہ ہے۔ چونکہ پُرانی یہ کیفیت ہے اس لئے وقتاً فوقتاً یہ

(باقی صـ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ر ہجرت ۱۳۵۳ھ

پاکیزگی قلب اور اس کی بنیادی اہمیت

جسمِ انسانی میں قلب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ تمام اعضاء کے صحیح طور پر کام کرنے کا دارومدار قلب کی صحت پر ہوتا ہے۔ جب تک دل صحیح طور پر کام کرتا رہتا ہے اس وقت تک تمام دوسرے اعضاء بھی (بشرطیکہ ان میں کسی خارجی اثر یا اندرونی بیماری کے نتیجہ میں کوئی نقص نہ واقع ہوا ہو) صحیح طور پر کام کرتے رہتے ہیں لیکن اگر قلب میں کوئی نقص واقع ہو جائے تو پھر جسم کے ہر دوسرے عضو کا اس سے متاثر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بعض اعضاء کے فعل کو قلب کی طرف منسوب کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ عقل اور آنکھوں کے فعل کو قلب کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ (الحج آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ کیا وہ زمین میں چل کر نہیں دیکھتے تاکہ ان کو ایسے دل حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سمجھنے والے ہوں یا کان حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سننے والے ہوں کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ دل انسانی جسم میں ایک ایسا مرکزی عضو ہے جو وہ تمام کام کر رہا ہوتا ہے جو دوسرے اعضاء کرتے ہیں۔ وہ حالات و واقعات اور معاملات کو پرکھتا بھی ہے جو ظاہری لحاظ سے عقل کا کام ہے وہ سنتا بھی ہے جو ظاہری لحاظ سے کانوں کا کام ہے اور اسی طرح وہ دیکھتا بھی ہے جو ظاہری لحاظ سے آنکھوں کا کام ہے۔ اسی وقت تک عقل کان اور آنکھیں وغیرہ اعضاء صحیح طور پر سوچنے، سننے اور دیکھنے کا کام کر سکتے ہیں جب تک کہ قلب پوری صحت کی حالت میں ہو اور ساتھ کے ساتھ وہ بھی غور و فکر، سماعت اور بصارت سے کام لے رہا ہو۔ اگر دل غور و فکر کرنا، سننا اور دیکھنا بند کر دے تو پھر دماغ غور و فکر کی اہلیت کے باوجود وہ نہیں سوچتا جو اسے سوچنا چاہیئے، کان سماعت کی اہلیت رکھنے کے باوجود وہ نہیں سنتے جو انہیں سننا چاہیئے۔ اور آنکھیں ظاہری بصارت کے باوجود وہ کچھ نہیں دیکھتیں جو انہیں دیکھنا چاہیئے۔ یہ اس لئے کہ ان کے دل کی عقل ماؤف، دل کے کان بہرے اور دل کی آنکھیں بے نور ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے (سمجھ بوجھ اور کان اور آنکھیں رکھنے کے باوجود) فاطر العقل گونگے بہرے اور اندھے ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے جس طرح دل کی صحت اور اس کے متحرک رہنے پر انسان کی جسمانی صحت اور مادی حیات کا دارومدار ہے اسی طرح انسان کی روحانی صحت اور روحانی حیات کا دارومدار بھی دل کی روحانی صحت اور روحانی حیات پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بڑی کثرت سے ہدایت و ضلالت، ایمان و کفر اور نیکی و بدی کا منبع دل ہی کو قرار دیا ہے۔ ایمان و کفر، ہدایت و ضلالت نیکی و بدی اور خیر و شر کا بیج اوّلاً دل ہی میں پیدا ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ دل میں پنپ کر اور نشوونما پا کر ایک درخت کی صورت اختیار کرتا ہے اور انسان مومن یا کافر اور نیک یا بد قرار پاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کے تزکیہ اور تقویٰ پر زور دے کر مسلمانوں کو مسلسل یہ دعا کرتے رہنے کی دعا سکھلائی ہے کہ:۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی اور روحانی حیات میں قلب انسانی کی مرکزی حیثیت اور کردار کو ذہن نشین کرانے اور اس کے تزکیہ اور پاکیزگی کی بنیادی اہمیت واضح کرنے کے لئے نہایت ہی پُرحکمت انداز میں فرمایا ہے:۔

أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

(مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

ترجمہ:۔ اور سنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے۔ اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پُرحکمت و پُرمعارف ارشاد انسان کی جسمانی اور روحانی حیات دونوں پر یکساں حاوی ہے اور اس میں پاکیزگی قلب کی اہمیت کو بہت ہی حکیمانہ انداز میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔

پاکیزگی قلب کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسکی اہمیت پر روشنی ڈال کر اپنے متبعین کو پاکیزگی قلب حاصل کرنے کی بہت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام کے ایک پُرمعارف ارشاد پر ہی ہم ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی، اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے اسرار اور خزانوں کا عطا ہونا

حدیث:۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صـ ۳۲۸)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دنیا کے اسرار و خزانے ایسے حال میں عطا کئے گئے کہ میں سفید و سیاہ ملے جلے رنگ کے گھوڑے پر سوار تھا۔ جس پر ریشمی چادر ڈالی ہوئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کا مفہوم اور اس کی ضرورت

محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خلافت کا مفہوم اور اس کی اقسام

خلیفہ کے لفظی معنی ہیں نائب، جانشین، بعد میں آنے والا یہ لفظ اسلامی اصطلاح میں ان افراد کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی برتر وجود کے نائب یا قائمقام بنیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اولاً انبیاء علیہم السلام کیلئے استعمال ہوا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے مظہر ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ خدائی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں جیسے آدم علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔ (بقرہ ۳۱)

اور حضرت داؤد کے متعلق فرمایا:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ (ص ۲۷)

پس ایک قسم کی خلافت وہ ہے جو براہ راست انعام الٰہی سے ملتی ہے اور صرف انبیاء سے مخصوص ہے۔ اس کو ہم خلافت نبوت کہہ سکتے ہیں۔

دوسری قسم خلافت کی خلافت ملوکیت ہے یعنی انعام یافتہ قوم میں بادشاہت اور ملوکیت کا قیام جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

(اعراف ۷۰)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جبکہ قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں خلیفہ بنایا اور اس نے تمہیں بناوٹ میں فراخی بخشی یعنی کثرت اولاد سے نوازا پس تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو تاکہ کامیاب ہو۔ اس آیت میں خلفاء سے مراد دنیوی بادشاہ اور نعمت سے مراد نعمت حکومت ہے جیسا کہ سورۃ مائدہ میں یہود کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا۔ (مائدہ ۲۱)

یعنی اے قوم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بھیجے (یعنی خلافت نبوت قائم کی) اور تمہیں بادشاہ بنایا (یعنی خلافت ملوکیت عطا کی)

تیسری قسم خلافت کی وہ ہے جو کسی نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو جاری رکھنے کے لئے بذریعہ انتخاب عمل میں آتی ہے۔ اس کو ہم خلافت نیابت یا انتخابی خلافت کہہ سکتے ہیں اس کا ذکر قرآن کریم میں آیت استخلاف میں آتا ہے۔ فرمایا

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ۔ (النور ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا گویا مومنوں سے خلافت کا وعدہ ہے۔

اب ظاہر ہے کہ ساری قوم خلیفہ نہیں ہو سکتی البتہ انتخاب کے ذریعہ جو خلیفہ مقرر ہو اس کی خلافت ایک رنگ میں ساری قوم کی ہی خلافت سمجھی جا سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی خلافت قائم ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے یہ خلافت راشدہ حقہ تھی کیونکہ مومنین کے انتخاب سے عمل میں آئی حضرت علیؓ کے بعد انتخابی خلافت کا سلسلہ بند ہو گیا اور نسلی بادشاہت قائم ہو گئی اب اس زمانہ میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد انتخابی خلافت کا سلسلہ جاری ہوا ہے اور یہ بھی خلافت راشدہ حقہ ہے کیونکہ منہاج نبوت پر قائم ہے۔

برکات خلافت

خلافت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جو برکات نبی کے زمانہ میں شروع ہوتی ہیں ان کا تسلسل خلافت کے ذریعہ جاری رہتا ہے۔ قوم ایک ہاتھ پر جمع رہتی ہے اور اس میں انتشار پیدا نہیں ہوتا۔ جس طرح نبی اپنی زندگی میں جماعت مومنین کے لئے واجب الاطاعت امام ہوتا ہے اسی طرح اس کی وفات کے بعد خلفاء قوم کے لئے واجب الاطاعت امام ہوتے ہیں۔ گویا خلافت کے ذریعہ مومنین کی وحدت فکری قائم ہوتی اور عمل میں اتحاد و یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ خلیفہ وقت حبل اللہ ہوتا ہے۔ جس کو تھام کر خدا تک پہنچنا آسان ہوتا ہے۔ جب تک قوم اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتی ہے دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور اسے خدا کی تائید حاصل رہتی ہے۔

خلافت کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بسا اوقات بعض دینی امور کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور وہ الجھن میں پڑ جاتے ہیں یا بعض دفعہ ایسے مسائل سامنے آجاتے ہیں جو بالکل نئے ہوتے ہیں اور ان کے بارہ میں صحیح ہدایت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ان سب صورتوں میں اللہ تعالیٰ خلفاء کی راہنمائی فرماتا ہے اور وہی بات اور وہی نقطہ نظر صحیح ہوتا ہے جو خلفاء پیش کرتے ہیں۔

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ۔

یعنی جو دین اس نے (یعنی خدا نے) ان کے لئے (یعنی خلفاء کے لئے) پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کو خلفاء پر ظاہر کر دیتا ہے اور ان کو اسی راستہ پر مضبوطی سے قائم کر دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ ہوتا ہے۔ غرض خلفاء کو وہ بصیرت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کی بدولت وہ خود بھی صحیح راستہ پر قائم ہو جاتے ہیں اور مومنین کو بھی اسی راہ پر گامزن رکھتے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح خلفاء کو بھی عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے جماعت کو جسمانی یا روحانی نقصان پہنچے۔ خدا تعالیٰ ان کی پالیسی کو ہی کامیاب کرنے کا ذمہ لیتا ہے جو فرد یا افراد خلیفہ وقت کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑتے اور ان سے اختلاف کرتے ہیں وہ خدا کی نگاہ میں فاسق اور نافرمان ٹھہرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا آیت میں ہی آگے چل کر فرمایا

وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔

تیسرا فائدہ خلافت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مومنین کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے زمانہ کبھی ایک حالت پر نہیں رہتا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ کے حالات جماعت مومنین کے لئے نہایت ناساز گار ہو جاتے ہیں۔ مخالفتیں شدت پکڑ جاتی ہیں۔ جان و مال کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور ذرائع معاش تنگ یا بند کر دئے جاتے ہیں وغیرہ۔

یہ خطرات کبھی علماء وقت کی مخالفت کا نتیجہ ہوتے ہیں کبھی حکام وقت فلاسفروں یا دوسرے دانشوروں کی کی طرف سے ہوتے ہیں اور کبھی عمال حکومت کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیرازہ بکھرنے کو ہے۔ ان سب حالتوں میں خدا کی

مخفی تقدیر

اپنا کام کرتی چلی جاتی ہے۔ شدید ابتلاؤں میں پڑنے کے بعد وہ وقت آجاتا ہے جب خلفاء اور مومنین کی گریہ وزاری اپنا رنگ دکھاتی ہے اور اللہ تعالیٰ خلفاء کو وہ راہ دکھاتا ہے جو سلامتی کی راہ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ حالات ایسے پیچیدہ ہو جاتے ہیں کہ اچھے سمجھدار لوگوں کے بھی اوسان پھول جاتے ہیں اور تباہی سامنے نظر آتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ ہے کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ۔ یعنی خدا ان کے خوف کی حالت کے بعد ان کے لئے امن کی حالت پیدا کرے گا۔ خوف کی حالت کا امن سے بدل جانا ایک کمزور جماعت کے لئے انسانی تدابیر سے ممکن نہیں ہوتا۔ یہ صرف خدا کے تصرف سے ہوتا ہے اور ایسے رنگ میں ہوتا ہے کہ خدا کی نصرت کا ہاتھ صاف نظر آرہا ہوتا ہے۔ بگڑے ہوئے حالات میں صحیح راہ کا فیصلہ کرنا صرف خلیفہ وقت کا کام ہوتا ہے کیونکہ وہ خدائی نور سے دیکھتا اور اس سے تائید یافتہ ہوتا ہے۔ پس خلافت کی ایک بڑی برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ صحیح راستے دکھاتا اور خطرات کو دور کرتا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور کی اور اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خلفاء کے ذریعہ خوف امن سے بدلتا ہے اور مومنین کی مدد کے لئے خدا دوڑا چلا آتا ہے جو کام مومنین اپنی تدبیروں سے نہیں کر سکتے۔ وہ ملائکہ کے ذریعہ سرانجام پاتے ہیں اور جب ظلمتوں کے بادل چھٹتے ہیں تو نظر یہ آتا ہے کہ مخالفتوں کے نتیجہ میں تباہی کی بجائے جماعت کا قدم اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ منظم اور طاقتور ہو کر ابھرتی ہے۔

چوتھی برکت خلافت کی یہ ہوتی ہے کہ صحیح رنگ میں عبادت خلفاء کی پیروی کے نتیجہ میں ہی ہو سکتی ہے نماز کو ہی دیکھو۔ اگر امام نہ ہو تو اقامت صلوٰۃ نہیں ہو سکتی یہی حال زکوٰۃ کا ہے، جہاد کا ہے، اصلاح و ارشاد کا ہے، تبلیغ و اشاعت کا ہے کوئی اجتماعی بلکہ انفرادی عبادت بھی امام کے بغیر صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتی۔ ایک واجب الاطاعت امام نہ ہو تو مرکزیت نہیں رہتی اور عبادات میں یکرنگی، ذوق و شوق، والہانہ رنگ، درد و سوز غرض کچھ باقی نہیں رہتا۔ گویا امام کے بغیر عبادت کا مغز جاتا رہتا ہے اور صرف چھلکا باقی رہ جاتا ہے پھر عبادت بھی وہی مقبول ہوتی ہے جس کا طریق خلیفۂ وقت بتلاتا ہے۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ کسی وقت کونسی عبادت کی ضرورت ہے اور وہ کس رنگ میں کرنی چاہئے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف سے اگلی آیت میں بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝

اقامت صلوٰۃ، ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول خلافت کے بغیر ممکن نہیں ہیں۔ خلافت کے ذریعہ ہی یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

پانچواں فائدہ خلافت کا یہ ہے کہ جماعت مومنین شرک سے محفوظ رہتی ہے انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ ہی حقیقی توحید دنیا میں قائم ہوتی ہے۔ اگر خلافت کا وجود درمیان میں نہ ہو تو خطرات اور آزمائشوں کے وقت مختلف سہاروں کی طرف دھیان جاتا ہے۔ کوئی حکام کی طرف رجوع کرتا ہے کوئی کمزوری دکھا کر عقائد کو چھپانے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور مداہنت سے کام لیتا ہے۔ لیکن خلفاء راشدین کی یہ علامت ہے کہ وہ صرف اور صرف خدا کو اپنا سہارا یقین کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات وہ راہ اختیار کرتے ہیں جو بظاہر حالات تباہی کی راہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ بننے کے وقت سارے عرب میں ارتداد کی ایک رَو چلی اور مدینہ کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے تمام صحابہؓ کے مشورے کو رد کرتے ہوئے اس لشکر کو باہر روانہ کر دیا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں باہر بھیجنے کے لئے تیار کیا تھا۔ ایسا اس لئے ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ خلیفۂ راشد تھے اور وہ کامل توکل کے مقام پر کھڑے تھے انہیں یقین تھا کہ اصل تقدیر تو خدا کی جاری ہوتی ہے اور وہی ان کا سہارا ہے اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ ہی صحیح تھا پس خلفاء کے دل میں سوائے خدا کے کسی کا خوف نہیں ہوتا وہ صرف خدا پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے ساتھ جماعت مومنین کو بھی توحید حقیقی اور کامل توکل کے مقام پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ خدا کی نصرت و تائید پر یقین ان میں ایسی جرأت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ پہاڑوں سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یہی بات خدا نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ۔

لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا
وہ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بناتے

خلافت سے متعلق بعض ضروری امور

خلافت کے ضمن میں چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ (۱) ایک تو یہ کہ خلافت ایک انتخابی چیز ہے۔ جس میں ساری قوم کا دخل ہوتا ہے جیسا کہ الفاظ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ سے ظاہر ہے۔ یعنی وعدہ ایمان لانے والی جماعت سے ہے اس لئے وراثت کے طور پر یہ عہدہ کسی کو نہیں مل سکتا خلیفہ وہی ہو گا۔ جسے جماعت مومنین منتخب کرے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ انتخاب افراد کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن درپردہ خدائی تقدیر کام کر رہی ہوتی ہے اور ایسا تصرف الٰہی ہوتا ہے کہ خلیفہ وہی شخص منتخب ہوتا ہے جو خدا کی نگاہ میں اس منصب جلیلہ کا واقعی اہل ہوتا ہے۔ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ کے معنی ہیں کہ وہ خود (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو خلیفہ بنائے گا۔ پس بقول حضرت مصلح موعودؓ "جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔" (۳) تیسری بات یہ ہے کہ خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو خدا کسی کام کے لئے مقرر کرے اُسے بندے کیسے ہٹا سکتے ہیں؟ (۴) چوتھی بات یہ ہے کہ جو خلیفہ وقت کا انکار کرتا ہے اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنے کے لئے تیار نہیں وہ خدا کے نزدیک فاسق اور عذاب شدید کا مستحق ہے۔ جیسا کہ فرمایا مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ (۵) پانچویں بات یہ ہے کہ یہ وعدہ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی شرائط کے ساتھ مشروط ہے یعنی یہ کہ خلافت کی ضرورت کو تسلیم کیا جائے اور اس کو قائم رکھنے کے لئے مناسب حال عمل کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام و انصار کے عہد میں یہ بات داخل کر دی ہے کہ وہ خود بھی خلافت کے قیام و استحکام میں کوشاں رہیں گے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں گے۔

چندہ تحریک جدید سال رواں کا ٹارگٹ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ سال رواں تحریک جدید دفاتر اوّل، دوم، سوم کا بجٹ -/۷،۰۰،۰۰۰ روپے ہے جو کہ گذشتہ سال سے -/۱۵۰۰۰ روپے زائد ہے سال میں سے تقریباً سات مہینے گزر چکے ہیں اب وصولی کے لئے سخت تگ و دو کی ضرورت ہے۔ تمام مجاہدین تحریک جدید عام طور پر اور عہدیداران جماعت خاص طور پر اسکی نگرانی فرمائیں کہ چندہ تحریک جدید جلد از جلد وصول ہو کر مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مقدار میں پہنچتا رہے تا مقررہ میعاد کے اندر بجٹ پورا ہو اور ہم اپنے اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہ اپریل کی رپورٹ کارگذاری

جن قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے تاحال ماہ اپریل کی رپورٹ کارگذاری مرکز نہیں بھجوائی۔ وہ جلد ارسال فرمائیں۔ یاد رہے کہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قلم دوستی

قلم دوستی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ارشاد فرمایا ہے کہ "ایک اور بات جس کا میں اس وقت اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ قلم دوستی ہے اور یہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں سے ایک ہے جو ملک ملک کے درمیان قرب پیدا کرنے کیلئے ہیں۔ قلم دوستی ایک منصوبہ کے ماتحت عمل میں آنی چاہیئے ...... غرض ...... سارے ممالک میں رہنے والے احمدی قلم دوستی کی مجالس میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ پھر ایک منصوبہ کے ماتحت انکی آپس میں دوستیاں قائم کی جائیں"۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس انصار اللہ نے "قلم دوستی" کے نام سے مرکز میں ایک قیادت قائم کی ہے احباب کو حضور کے اس ارشاد اور منشاء مبارک کے مطابق کثرت سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ اپنے کوائف۔ نام، تعلیم، عمر اور مکمل پتہ سے قائد قلم دوستی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع کریں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ وہ کس کس زبان میں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(قائد قلم دوستی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۳):

مسل نمبر ۲۱۶۷۲

مَیں خدیجہ بیگم زوجہ ملک دوست محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی پونے سات تولہ مالیت اندازاً ۔/۴۰۰ روپے۔ حق مہر ۔/۵۰۰ روپے زیور کی شکل میں ادا ہو چکا ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد نامہ:۔ خدیجہ بیگم زوجہ ملک دوست محمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ ملک محمد افضل بسمہ ملک دوست محمد صاحب ایڈمنسٹریٹو سول جج میانوالی۔ گواہ شد:۔ ملک دوست محمد ولد ملک محمد بخش صاحب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۷۳

مَیں شہاب الدین سعدی ولد مصلح الدین صاحب سعدی قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اس وقت ۔/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ شہاب الدین سعدی دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبد اللطیف اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ۔ گواہ شد:۔ ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۷۴

مَیں نسیمہ میرزا بنت میرزا لطیف احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اس وقت ۔/۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ نسیمہ میرزا بنت میرزا لطیف احمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ میرزا حفیظ احمد (برادر موصیہ) دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

دعائے مغفرت

• ہمارے محترم بھائی محمد شریف صاحب ۲۷ ؍ اپریل کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک، مہمان نواز اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ ایک بیوہ۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا کرے اور انکا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(حکیم شبیر محمد سیدوالا ضلع شیخوپورہ)

• میرے بھائی مستری عطاء اللہ صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کریم پارک راوی روڈ لاہور ۱۶ ؍ مئی کو اچانک حرکت قلب بند ہو لئے کیوجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن ۲۷ ؍ A کریم پارک راوی روڈ لاہور)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

درس القرآن کلاس ۱۵ ؍ جون سے ۶ ؍ جولائی تک تین ہفتوں کے لئے مسجد مبارک میں منعقد ہو رہی ہے۔ باہر سے آنے والی طالبات کی رہائش کا انتظام جامعہ نصرت ہوسٹل میں ہوگا۔ تمام لجنات کی صدروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ممبرات کو کلاس میں شمولیت اختیار کرنے کیلئے تحریک کریں۔ کوئی لجنہ ایسی نہ ہو جس کی کوئی ممبر اس میں شریک ہونے سے رہ جائے۔ طالبات اپنے ہمراہ پلیٹ۔ ایک پرچ پیالی۔ چمچہ اور گلاس لے کر آئیں۔ نیز ۱۴ ؍ جون شام تک پہنچ جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز

مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ ؍ اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ خدام اجتماع کے پروگرام اور انتظامات کے سلسلہ میں اپنی تجاویز سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ایس۔ ٹی۔ ناصر محمود صاحب کوارٹر ۶۲/۵ پی۔ اے۔ ایف لاہور چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبد الواحد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۱/۲ واقع محلہ دار النصر برقبہ دس مرلے الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے اور میرے چھوٹے بھائی عبد الرشید صاحب کے نام مشترکہ طور پر منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ (۱) برکت بی بی صاحبہ بیوہ۔ (۲) ناصرہ بیگم صاحبہ۔ (۳) بشریٰ بیگم صاحبہ دختران۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں آف جہانیاں لنڈن شدید علیل ہیں۔ دونوں گردے خراب ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے گردوں کی تبدیلی تجویز کی ہے جو بظاہر ملنے مشکل ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رشید احمد قریشی لیور براد رز رحیم یار خان)

• میرے والد میاں اعراف اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر آف دھوبیاں گذشتہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ ران میں فریکچر کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(میاں نثار احمد سکرٹری مالی جماعت احمدیہ پشاور)

• خاکسار کی والدہ محترمہ کو چھت پر سے گرجانے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد۔ فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان)

• گذارش ہے کہ خاکسار کے والد صاحب چوہدری رسول خان صاحب عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے اُن کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری دین محمد پریس رپورٹر احاطہ بیدیاں۔ ساہیوال)

هُوَ الشَّافِی

PILES CURE

پائلز کیور

قیمت ۔/۱۰

صرف چار کیپسولز سے خونی و بادی بواسیر ختم

تیار کردہ:۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبرز:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج وقف کی رُوح پھر پُوری شدت کے ساتھ ہماری جماعت کے اندر زندہ ہونی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ عید الاضحیہ ۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی رفعت اسلام کی ترقی اور غلبہ کا پھر دوبارہ سامان پیدا کیا ہے یعنی جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہ کرامؓ نے دکھایا تھا۔ اس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چھری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اس لئے مَیں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضا و رغبت اپنے آپ کو اس چھری کے نیچے رکھ دیں؟ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟؟ آج وقف کی رُوح پھر پوری شدت کے ساتھ ہماری جماعت کے اندر زندہ ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے کوئی اور نہیں بجھا سکتا۔" (الفضل ۲۴ مئی ۱۹۶۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ دس دن بیمار رہ کر ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء کو ۶۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک۔ پابند نماز و روزہ۔ قرآن کریم سے محبت رکھنے والی اور دعا گو خاتون تھیں۔ انہیں سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا شرف نصیب ہوا۔ وفات سے صرف ایک دن قبل بھی محلہ کے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی بانی تھیں۔ گوجرانوالہ میں لجنہ کا قیام انہی کے ذریعہ عمل میں آیا۔ لمبے عرصہ تک لجنہ کی عہدیدار کے طور پر کام کیا۔ سلسلہ کی خدمت کو اپنی خوش نصیبی خیال فرماتی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(عبد القادر دھپی محلہ اسلام آباد۔ گوجرانوالہ شہر)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور کی اندوہناک وفات پر جن احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ نیز گھر پر تشریف لا کر تعزیت کی اور ہمارے غمگین دلوں کو ڈھارس دی مَیں اپنی اور عزیزم عبد الشکور و عبد السمیع کی طرف سے اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مَیں نے ہرنیا کا اپریشن کرایا ہے جس کی تکلیف ابھی کافی ہے چلنے پھرنے کے قابل نہیں، کامل شفایابی کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

فون نمبر وکالتِ مال اوّل:- وکالتِ مال اوّل کا فون نمبر ۳ مئی کے اخبار میں ۲۷۵ شائع ہوا ہے مگر بعد میں سابقہ نمبر ۲۷۶ ہی وکالتِ مال اوّل کو دوبارہ مل گیا ہے اس لئے احباب ہمارا فون نمبر ۲۷۶ نوٹ فرما لیں فون نمبر ۲۷۵ امانت تحریکِ جدید کو الاٹ ہوا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اِمتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ

ایسے مخلص نوجوان جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن کے طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں اور کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ عمر اٹھارہ سال یا اس سے زائد۔ اپنی درخواستیں مقامی صدر اور امیر کی تصدیق کے ساتھ نظارت بیت المال آمد میں ۵ رجون/احسان تک پہنچا دیں۔ تحریری امتحان ۸ رجون/احسان کو صبح ۹ بجے ہوگا اور انٹرویو ۹ رجون/احسان کو صبح ۹ بجے۔ انشاء اللہ۔

میٹرک کی سند اور کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فضل الٰہی صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سانگھڑ سندھ کو بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۷۴ء تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم فضل دین صاحب آف گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور کا پوتا اور محترم چوہدری دین محمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچے کو دین کے جذبہ سے لبریز لمبی زندگی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل الٰہی طاہر محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

حالت عود کر آتی ہے۔

بواسیر کی حالت واقعی بہت خراب تھی۔ بہت بڑے مسّے باہر نکل آئے تھے محسوس ہوتا تھا کہ خدانخواستہ کینسر کی صورت ہے جس سے تشویش بڑھ جاتی تھی مگر ہم نے مکمل معائنہ کیا اور اس قسم کی بیماری کا شائبہ تک نظر نہیں آیا۔ پھر ان کے تمام مسّے اپریشن سے نکال دیئے گئے تھے اور وہ خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہے ہیں الحمد للہ ظاہر ہے یہ جگہ نازک ہے اور تھوڑی بہت درد ہونی لازمی ہے آپ ان کو تسلی دیں کہ سب کام خدا کے فضل سے ٹھیک چل رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور ریجن کا اپریشن قمر ہسپتال بہاولپور میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و قائد علاقائی بہاولپور)

میرے چھوٹے بھائی عزیز عبد اللطیف خان پریذیڈنٹ حلقہ ہنس لو لندن دو سال سے ناک کی تکلیف اور الرجی کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اس وقت تکلیف زیادہ ہے ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ عزیز موصوف جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں اس وقت بیماری کی شدت کی وجہ سے مشوش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(منظور احمد خان۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

مکرم شفیق احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد اسٹیٹ نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ عرصہ دو ماہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں۔ ٹائیفائڈ دوبارہ ہونے سے کمزوری بہت ہو گئی ہے نیز اس کے ساتھ ذہنی پریشانی بہت زیادہ ہے احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام پریشانیاں بھی دُور فرمائے۔ آمین

(اعجاز احمد انور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴